جامعہ کراچی کے شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ نے ایک رسالہ جریدہ کے نام سے جاری کیا تھا، ۱۷سال کے بعد ڈاکٹر معین الدین عقیل کے دورِ نظامت میں دوبارہ جاری ہوا۔ اب خالد جامعی اسے مرتب کر رہے ہیں۔ زیرتبصرہ شمارہ ۲۷ ''چہ دلاوراست'' کے عنوان سے مشرق و مغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ کے پُرلطف، دل چسپ اور انکشافات سے پُر بیانات پر مشتمل ہے۔ اس سے قبل اسی طرح کے ''قدیم لسانیات و کتبات نمبر''، ''ادبیات نمبر'' اور ''فلسفہ لغت نمبر'' شائع ہوئے ہیں۔ ایک خاص شمارہ واحد مسلمان اور پاکستانی ماہرِ آثار قدیمہ و تاریخ مولانا ابوالجلال ندوی کے تحقیقی مضامین پر مشتمل ہے۔

زیرتبصرہ سرقہ نمبر اردو کے کسی عام قاری کی آنکھیں کھول دینے والا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ماہنامہ مہرنیم روز نے اس سلسلے کا آغاز کیا کہ ہر ماہ کسی ایک سرقے کا انکشاف کرے۔ یہ تاریخی سلسلہ، علم و ادب کے صنم خانے میں تکبیر بن کر گونجتا رہا۔ اس سلسلے میں لکھنے والوں میں دو نام نمایاں ہیں: سید حسن مثنیٰ ندوی اور سید ابوالخیر کشفی۔ تمام مضامین میں تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے سرقہ ثابت کیا گیا ہے۔ بہت سے اہم نام ہیں۔ ابوالکلام آزاد، عصمت چغتائی، مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر میر ولی الدین۔ نیاز فتح پوری نے ہیولاک ایلس کی پوری کتاب ترجمہ کر کے بہ عنوان: ترغیبات جنسی اپنے نام سے شائع کردی۔ نیاز فتح پوری کا اُردو ادب میں بڑا نام ہے، مگر دوسروں کی چیزیں اپنے نام سے شائع کرنا انھیں خاصا مرغوب رہا۔ مرتب نے لکھا ہے کہ ۲۰ویں صدی کے سرقوں کی اقسام کو اس شمارے میں شامل نہیں کیا گیا، مثلاً دوسرے محققین کے مسودات چوری کر کے اپنے نام سے شائع کرا لینا، دوسرے محققین کی عسرت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اونے پونے داموں پر مسودات خرید لینا، مختلف ناشرین اور اداروں کے پاس طباعت کے لیے آنے والے مسودوں کا مطالعہ کر کے اُسی موضوع پر اصل کتاب کی طباعت سے پہلے، ایک نئی کتاب شائع کرا لینا، طلبا و طالبات کی تحقیق اپنے نام سے شائع کرا لینا، اس کے علاوہ سرقے کے جدید ترین طریقے وغیرہ۔ جریدہ کے خصوصی نمبروں نے جامعہ کے اس شعبے کو پاکستان کی علمی دنیا میں اہم مقام دلوا دیا ہے۔ یہ شعبہ اپنی کارکردگی کے لحاظ سے دوسرے میدانوں میں بھی نمایاں ہے اور مفید خدمات انجام دے رہا ہے۔ محققین، اساتذہ اور اہلِ علم ۵۰ فی صد رعایت پر یہ شمارہ حاصل